مناظرۂ جھنگ
تاریخی اور عدیم المثال روئیداد
شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی بریلوی
مابین
مولانا مولوی حق نواز دیوبندی خطیب جھنگ
اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی بریلوی

مابین

مولانا مولوی حق نواز دیوبندی خطیب جھنگ

Phone: 0483-724695
Mobile: 0321-7641096

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روئیداد مناظرہ جھنگ

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد ناصر الہاشمی

تخریج و پروف ریڈنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد سہیل احمد سیالوی

مناظرین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمدۃ الاذکیا محمد اشرف صاحب سیالوی

و مولوی حق نواز صاحب دیوبندی

موضوع مناظرہ۔۔۔۔۔۔۔۔"گستاخ رسول کون ہیں؟ دیوبندی یا بریلوی

تاریخ انعقاد مناظرہ۔۔۔۔ 27 اگست 1979 بمقام نول والا بنگلہ جھنگ

منصفین۔۔۔۔۔۔۔۔1۔ پروفیسر تقی الدین انجم، گورنمنٹ کالج جھنگ

2۔ محمد منظور خان، ایڈووکیٹ

3۔ غلام باری، ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار

زیر نگرانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ضلعی انتظامیہ جھنگ

﴿فیصلہ منصفین﴾ ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف سیالوی کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں

(نوٹ) منصفین کا دستخط شدہ فیصلہ تفصیلاً کتاب کے آخر میں برائے حوالہ و ملاحظہ منسلک ہے

ملنے کے پتے

اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ جہلم۔ فون نمبر: 0483-724695

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا فون نمبر: 0321-7641096

''مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بناؤ''

حالت نماز میں اس مقام سے یمن و برکت حاصل کرنے کا خیال شامل حال ہوگا اور اس کی تعظیم بھی نیز کعبہ کی طرف منہ کرنا اور نماز میں اس طرف متوجہ ہونا اس کی تعظیم ہے لیکن اس سے شرک و کفر لازم نہیں آتا کیا صرف رسول اکرم ﷺ کا خیال ہی تکمیل نماز میں خلل انداز ہے

﴿نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِکَ﴾

نیز! ان کی عظمت و جلالت شان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے اور صف میں کھڑے ہو گئے آنحضور ﷺ نے فرمایا بھی تھا۔

﴿اَنِ مْکُثْ مَکَانَکَ﴾ ''اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو'' لیکن انہوں نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد عرض کیا ﴿مَا کَانَ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ﴾ ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ قطعاً لائق نہیں کہ وہ رسول خدا ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

کیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعظیم محبوب کے لئے مصلی چھوڑ کر پیچھے ہٹ آنا بھی نماز کے لئے مفسد تھا؟ اور کیا یہ تعظیم نبوی بھی شرک کی طرف کھینچ کر لے جانے والی تھی

''حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتحہ شریف پڑھ لینے کے بعد آنحضور ﷺ کی توقیر کی خاطر پیچھے ہٹے تھے اور آنحضور ﷺ نے قرأت وہیں سے شروع فرمائی جہاں پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھوڑی تھی۔ اور بقول انور شاہ (مرحوم) یہ روایت گیارہ کتب احادیث میں انہوں نے دیکھی۔ ﴿وَوَجَدْتُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْ اَحَدَ عَشَرَ کِتَابًا﴾

(عرف شذی جلد اول صفحہ 170)

اگر تعظیم و توقیر حالت نماز میں موجب شرک یا فساد نماز ہوتی تو یقیناً رسول اکرم ﷺ

یہ چند عبارات بطور اختصار "کوثر الخیرات" سے نقل کی گئی ہیں کیا ان کو پڑھ کر کوئی شخص بقائمی ہوش وحواس یہ دعوی کر سکتا ہے کہ ان میں "صراط مستقیم" کی عبارت کو تصوف کا اعلی مقام قرار دیا گیا ہے۔۔

(فائدہ) ہوسکتا ہے کہ مولوی حق نواز صاحب نے "امام دیو بندیہ کی تصوف ومعرفت سے بھرپور اور توحید باری سے معمور عبارت ملاحظہ فرما کر اور مراتب عرفان ووصول میں تفاوت کا مشاہدہ فرما کر اس کو اپنے اس دعوی کی بنیاد بنایا ہو تو اس کے جواب میں اتنا کہنا ہی کافی ہوگا۔

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا نیست۔

کیا کوئی شخص ﴿بَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالی نے منافقین کو بشارت دی ہے ﴿ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ﴾ کو دیکھ کر کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ جہنمی اللہ تعالی کے ہاں عزت وکرامت کا حق دار ہے۔ اور معزز ومکرم ہے بلکہ یہ انداز و اسلوب تحقیر وتوہین اور تکلم واستہزاء کے لئے ہے اور وہی اسلوب بیان "کوثر الخیرات" میں بھی اختیار کیا گیا ہے جیسے کہ بعد والی مفصل عبارت سے واضح ہے۔

(امر ثانی) مولوی حق نواز صاحب نے مولانا نعیم الدین صاحب (مرادآبادی) کی عبارت کو پیش کر کے تاثر یہ دینا چاہا کہ (دہلوی) صاحب کی عبارت کا وہی معنی ومفہوم ہے جو ان کی عبارت کا ہے حالانکہ یہ محض غلط بیانی اور مغالطہ آفرینی ہے۔

1۔ مولانا نعیم الدین صاحب نے نماز میں یکسوئی کی اہمیت بیان کی ہے اور ان کی عبارت میں نہ خیال مصطفوی کا قطعاً گدھے کا اور بیل کے خیال سے موازنہ کیا گیا ہے اور نہ اس سے بدتر کہا گیا ہے لہذا ان دونوں عبارتوں میں کیا مناسبت ہے؟

2۔ مولوی حق نواز صاحب اور ان کے ہم مشرب لوگوں کو غلطی یہاں سے لگتی ہے کہ وہ تصور

مناظرہ جھنگ
باہتمام
ابوالعطار حافظ نعمت علی چشتی
مکتبہ فریدیہ
ایم اے جناح روڈ ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

تاریخی اور عدیم المثال

روئیداد

مناظرہ جھنگ

مابین

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولنا محمد اشرف سیالوی بریلوی

مولنا مولوی حق نواز صاحب (دیوبندی) خطیب جھنگ

ملنے کا پتہ

مکتبہ فریدیہ

جناح روڈ (ہائی سٹریٹ)

ساہیوال

نام کتاب ـــــــ "رودیداد مناظرۂ جھنگ"

مناظرین ـــــــ مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی، و
مولوی حق نواز صاحب دیوبندی

موضوع مناظرہ ـــــــ "گستاخِ رسول ﷺ کون ہیں؟ دیوبندی یا بریلوی"

تاریخ انعقادِ مناظرہ ـــــــ ۲۷ اگست ۱۹۷۹ بمقام نول والا بنگلہ جھنگ

منصفین ـــــــ ۱۔ پروفیسر تقی الدین انجم، گورنمنٹ کالج جھنگ۔
۲۔ محمد منظور خان، ایڈووکیٹ "
۳۔ غلام باری، ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار "

زیر نگرانی ـــــــ ضلعی انتظامیہ، جھنگ۔

فیصلہ منصفین[1] ـــــــ ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔

ناشر ـــــــ مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ ساہیوال۔

مؤید و محرک اشاعت ـــــــ ابوالعطا نعمت علی چشتی سیالوی

صفحات کتاب ۲۹۶ ہدیہ:

ملنے کا پتہ: **مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساھیوال**

[1] منصفین کا دستخط شدہ فیصلہ تفصیلاً کتاب کے آخر میں برائے حوالہ و ملاحظہ منسلک ہے۔

نہیں کہ وُہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے ۔"

کیا صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کا تعظیم محبوب کے لئے مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے ہٹ آنا بھی نماز کے لئے مفسد تھا ۔؟ اور کیا یہ تعظیم بھی شرک کی طرف کھینچ کر لے جانے والی تھی ۔؟ جبکہ بقول انور شاہ محدث دیوبند "

> حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) فاتحہ شریف پڑھ لینے کے بعد آنحضور کی توقیر کیخاطر پیچھے ہٹے تھے ۔ اور آنحضور نے قرأت وہیں سے شروع فرمائی جہاں پر صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) نے چھوڑی تھی ۔ اور بقول انور شاہ (مرحوم) یہ روائیت گیارہ کتب احادیث میں انہوں نے دیکھی ۔ ووجدت ھذا الحدیث فی احد عشر کتاباً)
> (عرف شذی جلد اوّل صفحہ ۱۷۰)

اگر تعظیم و توقیر حالتِ نماز میں موجب شرک یا فساد نماز ہوتی تو یقیناً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، انہیں اس سے منع فرماتے اور نماز لوٹانے کا حکم دیتے ۔

بخاری شریف کی اس صحیح روائیت نے جسے سہل بن سعد ساعدی نے نقل کیا اور گیارہ کتب حدیث میں اس روائیت کا موجود ہونا ناقابل تشکیک ثبوت ہے اور ناقابل تردید حقیقت ہے جس نے حالت نماز میں تعظیم و توقیر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جواز کو "اظہر من الشمس" کر دیا ۔

(۵) نیز: رئیس الموحدین تو خیالِ مصطفیٰ کو موجب شرک بتاتے ہیں حالانکہ مولائے مرتضیٰ شیر خدا (رضی اللہ عنہ) نے نماز عصر بھی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند پر قربان کر دی ۔ حالانکہ وہ بڑی مؤکد نماز ہے ۔ (شفا شریف جلد ۱ صفحہ ۱۸۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ) ـــ سب نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً "صلوٰۃ عصر"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون. (القرآن الحکیم)
تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم ہو۔ (کنز الایمان)

المواھب الالھیۃ فی الفتاوی الشریفیۃ

المعروف بہ

فتاوی شارح بخاری

جلد دوم

تصنیف لطیف

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

ترتیب

مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

ناشر

دائرۃ البرکات، گھوسی، ضلع مئو

کتاب: المواہب الالٰہیۃ فی الفتاوی الشریفیۃ
المعروف بہ فتاویٰ شارح بخاری
تصنیف: فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ
ترتیب، تخریج، تحقیق، تصحیح: مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
مفتی محمد سلیم بریلوی، مفتی محمود علی مشاہدی
پروف ریڈنگ: مفتی محمود علی مشاہدی، مولانا عرش محمد خاں صاحب ادری
مفتی کہف الوریٰ مصباحی، مولوی محمد فاروق رضوی
کمپوزنگ: مہتاب پیامیؔ، پیامی کمپوٹر گرافکس، مبارک پور، اعظم گڑھ
سن اشاعت: جمادی الآخرہ ۱۴۳۳ھ / اپریل ۲۰۱۲ء
تعداد: ۱۱۰۰
ناشر: دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی ضلع مئو

ملنے کے پتے

① دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی، ضلع مئو
② مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ
③ المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ
④ حق اکیڈمی، مبارک پور، اعظم گڑھ
⑤ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑥ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑦ فاروقیہ بک ڈپو ۲۲/۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑧ اسلامی پبلشر، گلی سروتہ والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی

علمائے دین کی توہین کفر ہے

مسئولہ: اللہ بخش اشرفی، مقام باسنی، ضلع ناگور، راجستھان-۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ زید علمائے کرام کو حقیر سمجھتا ہے، توہین آمیز جملے علمائے کرام کی شان میں بکتا ہے، زید کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا فیصلہ ہے اور کہتا ہے اسلام کے قانون بہت سخت ہیں، ہر انسان کے لیے اسلام پر چلنا بہت مشکل ہو گیا اور کچھ مولویوں نے اسلام کو مشکل کر دیا ہے۔

الجواب

مطلقاً علما کی تحقیر و تذلیل کفر ہے، یہ کہنا کہ اسلام کے قانون بہت سخت ہیں الخ یہ بھی کلمہ کفر ہے زید پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناجائز چیز کو ایمان بتانا کفر

مسئولہ: عبد الحق، عظمت گڑھ، ضلع اعظم گڑھ (یو. پی.)-۲۲/ شوال ۱۴۰۶ھ

مسئلہ چوک کو جائے احترام نہ جاننے والے مسلم کے بارے میں یہ کہنا کہ مانو تو دیو ورنہ پتھر، جب ایمان ہی نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ ایسے الفاظ مسجد میں مسلم کے لیے استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب

یہ بہت سخت جملہ ہے اس کا ظاہر مطلب یہ ہوتا ہے کہ چوک کو قابل احترام جاننا ایمان ہے اور قابل احترام نہ جاننا کفر۔ چوک ماننا ناجائز ہے، ایک ناجائز چیز کو ایمان بتانا کفر صریح ہے، اس شخص پر اس قول سے توبہ کرنا فرض ہے، یہ قائل کتنا بڑا جاہل ہے کہ خود اپنے قول سے چوک کی بے حرمتی ظاہر کر دی، جب چوک کی حیثیت یہی ہوئی جو مورتیوں کی ہے کہ مانو تو دیو ورنہ پتھر، تو جیسے مورتیاں ناقابل احترام ہیں اسی طریقے سے چوک بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے جاہلوں کو ہدایت دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا کافر کو شہید یا مرحوم کہہ سکتے ہیں؟

مسئولہ: مولانا محمد محفوظ الرحمٰن قادری، بمقام ایڈر، سابر کانٹھا (گجرات)-۲۵/ ذو قعدہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ کافر کو شہید یا مرحوم کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب

کافر کو شہید یا مرحوم کہنا کفر ہے شہید یا مرحوم کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہے، اس لیے کہ شہید وہ مسلمان ہے جو راہِ خدا میں دین کی حمایت کرتے ہوئے مارا جائے۔ اور مرحوم کے معنی ہیں رحم کیا ہوا۔ کفار مغضوب ہیں، مرحوم نہیں۔ اللہ کی رحمت میں کافروں کا کوئی حصہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دینی کتابوں کو گالی دینا کفر ہے

مسئولہ:- ۲۷؍ ذو الحجہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ زید عالم دین ہے انھوں نے اختلافی کتاب کے بحث کے دوران یہ فحش گالی دی کہ ایسے اختلافی کتاب کی "ماں کو چودتا ہوں" معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اور زید نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انھوں نے عمرو کو بحث کے دوران "مادر چوذ" کی بھی گالی دی۔ بایں صورت زید کی امامت جائز ہے یا نہیں، اور شرعاً زید پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اور مع دستخط ومہر کے جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

ان اختلافی کتابوں میں اگر اہل سنت کی بھی کوئی کتاب تھی تو زید کافر ومرتد ہو گیا۔ اسلام سے خارج ہو گیا، اس سے میل جول، سلام کلام حرام دینی باتوں کو گالی دینا یہ کفر صریح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ اب وحدانیت کا زمانہ ختم ہو چکا ہے، کفر ہے۔ یہ کہنا کہ عمل کی کوئی ضرورت نہیں عقیدہ کافی ہے۔

مسئولہ: ابوالفیاض، محمد عارف، مقام وپوسٹ نجوندی، ضلع سیتامڑھی (بہار) -۱۶؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین ان مسائل میں کہ زید حافظ قرآن ہے مگر اب بھول گیا ہے، ان دنوں ایک مدرسہ میں مدرس ہے اور قرب وجوار کی مساجد اور محافل مولود شریف میں تقریریں کرتا ہے۔ زید نے اپنی تقریروں میں چند ایسی باتیں کہی ہیں جو ہمارے لیے وضاحت طلب ہیں، آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، براہِ کرم آیات منصوصہ اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں وضاحت

رسالہ نمبر: 100

اَخبار کے بارے میں سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اخباری بیان کے مُتعلِّق اِسْتِفسار کیا تو کچھ اس طرح جواب مِلا: ''میں نے اس طرح نہیں کہا تھا، صَحافی نے فون کیا تھا اور اپنی مَرضی سے فُلاں جُملہ بڑھا دیا۔'' بسا اَوقات کسی کی طرف منسوب کر کے اُس کی مرضی کے خلاف ایسا بیان چھاپ دیا جاتا ہے جس کی تردید کرنے میں فتنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور یوں وہ خوب آزمائش میں آجاتا ہے۔ مَثَلاً کسی مُلک کا غیرِ مسلم صدر مَر گیا، کسی کی طرف سے تعزیتی بیان ڈالدیا گیا اور اُس میں مَرنے والے کو ''مرحوم'' لکھ دیا یا اُس کیلئے ''دُعائے مغفِرت کرنا'' منسوب کر دیا تو تردید کا مرحلہ بڑا نازُک ہے۔ یہاں یہ مسئلہ بھی سمجھ لیجئے کہ کسی غیرِ مسلم یا مُرتَد کو مرنے کے بعد **مرحوم** کہنے والے یا اُس کیلئے **دعائے مغفِرت** کرنے والے یا اُسے **جنّتی** کہنے والے پر حکمِ کفر ہے۔ (ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج اول ص ۱۸۵) صد کروڑ افسوس! کئی اخبارات میں اِس طرح کے کفریات بلاتکلُّف چھاپ دیئے جاتے ہیں! اِسی طرح کوئی ناپسندیدہ شخص اِقتِدار پر آ گیا اور کسی کی طرف سے خوامخواہ مبارکباد کا پیغام اور دعائیہ کلمات چھاپ دیئے گئے، بے چارہ تردید کیسے کریگا؟ بَہَر حال! اخبار والوں کو ناپ تول کر لکھنا اور عُلمائے کرام کی رہنمائی کے ساتھ چلنا ضَروری ہے ورنہ کُفریات لکھ دینے سے ایمان کے لالے پڑ سکتے ہیں۔ کسی نے بیان نہ دیا ہو اس کی طرف سے قصداً جھوٹا بیان چھاپ دینا بھی گناہ اور اگر بیان دیا ہو مگر اُس میں